باب
2

جین مت

تعارف اور ارتقا :

انسان کی زندگی کبھی بھی مذہب سے خالی نہیں رہی،لیکن قدیم سرزمین برصغیر اس لحاظ سے زیادہ زرخیز ثابت ہوئی کہ تین ہزار سال قبل مسیح (BC) میں یہاں بدھ مت اور جین مت جیسے مذاہب نے جنم لیا جن کی وجہ سے مختلف تہذیبیں پروان چڑھیں۔ آریاؤں کی آمد سے پہلے جو بڑے بڑے مذاہب یہاں موجود تھے اور اب تک قائم ہیں وہ ہندو دھرم، بدھ مت اور جین مت ہیں۔ ان تینوں مذاہب میں عقائد اور اور رسوم کے باہمی اشتراک کے ساتھ، ان کا ثقافتی اور لسانی پس منظر بھی ملتا جلتا ہے۔ اسی لیے جین مت کا عمومی مطالعہ کرنے والے اسے دیگر مذاہب کی شاخ یا پنتھ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت عقائد اور مذہبی فکر کے لحاظ سے یہ ایک الگ مذہب ہے۔ جبکہ دنیا بھر میں اس کے ماننے والوں کی تعداد تقریباً چالیس سے پچاس لاکھ ہے۔ پاکستان کے علاوہ جین مت کے ماننے والے ہندوستان، سری لنکا، فجی، کینیا، برطانیہ، نیپال، برما، ملائشیا، یورپ، امریکا اور کینیڈا میں بھی قیام پذیر ہیں۔

جین مندر

آج سے تقریباً پانچ ہزار (5000) سال قبل مسیح (BC) جین مت اور بُدھ مت پروان چڑھے۔ جین مت کے ماننے والے اسے ایک ابدی اور لازوال مذہب سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ مذہب سدا سے قائم ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔ ان کے عقیدے کے مطابق اس میں مختلف زمانوں میں اصلاح کار اور رہبر و راہنما آتے رہے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے تر تھانکر (Tirthankara) شری رِشودی اور آخری مہاویر تھے۔ ان تمام مصلحین نے طویل عمریں پائیں۔

اس مذہب کا بانی مہاویر کو سمجھا جاتا ہے لیکن اس مذہب کے پیروکار خود دعویٰ کرتے ہیں کہ مہاویر سے پہلے تقریباً تیئیس

تر تھانکر(Tirthankara)،بعض پیغمبر یا مصلحِ قوم مختلف ادوار میں آکر گزر چکے تھے جنھوں نے دنیا سے نجات اور سچائی کے پرچار کے لیے اپنی خدمات سرانجام دیں اور چوبیسویں پیغمبر مہا تما مہاویر تھے۔

جین مت میں آخری تر تھانکر(Tirthankara) مہاویر کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ انہوں نے جین مت میں دور رس تبدیلیاں کیں اور اس کی اشاعت اور استحکام کے لیے بڑی خدمات سرانجام دیں۔اسی بنا پر انھیں جین مت کا بانی تصور کیا جاتا ہے حالانکہ یہ مذہب ان سے بہت پہلے بھی موجود تھا۔مہاویر کی تعلیمات کی بنیاد تیئیسویں تر تھانکر(Tirthankara) شری پارش ناتھ کی تعلیمات پر رکھی گئی ہیں جو کہ اپنے دور میں جین مت کے سربراہ تھے۔

جین مت کے نزدیک سب سے پہلے مصلح یا پیغمبر کا نام شری رِشودی تھا۔اس نے اپنے تاج وتخت کو ٹھکرا دیا اور اپنے بیٹے بھرت (Bharata) کو تخت دے دیا۔ یہ پہلا بادشاہ تھا جو شاہی شان و شوکت چھوڑ کر ایک سادھو یا مصلح بنا۔جینی اس کے عرصۂ حیات کو کئی ہزار سالوں پر محیط بتاتے ہیں۔جینیوں کا خیال ہے کہ اس زمانے کی نسبت اس زمانے کی عمریں بہت زیادہ طویل ہوا کرتی تھیں اور پھر عمریں آہستہ آہستہ کم سے کم ہوتی چلی گئیں۔یونانیوں میں بھی اس طرح کے خیالات پائے جاتے ہیں۔یہاں تک کہ تیئیسویں مصلح یا پیغمبر جس کا نام پرشوناتھ تھا انھوں نے محض ایک سو سال کی عمر پائی اور یہ پیغمبر مہاویر سے ڈھائی سو سال پہلے تھے۔

شری پارش ناتھ جین مت میں ایک تاریخی شخصیت ہیں اور انھیں جین مت کا حقیقی بانی بھی تصور کیا جاتا ہے۔جین مت کی مذہبی کتاب کلپا شاستر (Kalpasutra) جسے مہاویر کے نروان کے تقریباً ہزار سال بعد بھدرا باہو(Bhadrabahu) نے تحریر کیا۔شری پارش ناتھ اور مہاویر کی زندگی کے مختصر حالات پر روشنی ڈالتی ہے۔شری پارش ناتھ بھی دوسرے مصلحوں کی طرح کھشتریوں کے خاندان سے ہی تعلق رکھتے تھے جنھیں برہمن دوسرے درجہ کی ذات سمجھتے تھے، کھشتری برہمنوں کو خود سے اعلیٰ و برتر تسلیم نہیں کرتے تھے۔شری پارش ناتھ نے اپنی زندگی کے ابتدائی تیس سال بڑے شاہانہ طریقے سے گزارے، بعدازاں تارک الدنیا ہوگئے اور تین ماہ کی سخت ریاضت کے بعد انھیں گیان دھیان کے بعد پیغمبر کا درجہ ملا اور اس اعلیٰ درجے پر وہ تقریباً ستر (70) سال تک فائز رہے۔ان کے حصول نروان کا واقعہ بھی دلچسپ ہے۔جب وہ اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو انھیں یہ بلند مرتبہ حاصل ہوا۔

کلپا شاستر (Kalpasutra)

شری پارش ناتھ کی تعلیمات/جین مت کی ابتدائی تعلیمات:

شری پارش ناتھ کی تعلیمات کا لب لباب بھی تقریباً وہی تھا جو مہاویر کی تعلیمات کا نصب العین تھا۔ شری پارش ناتھ نے اپنے پیروکاروں پر چار پابندیاں لگائی تھیں۔ شری پارش ناتھ نے اپنے پیروکاروں کو صرف دو کپڑے پہننے کی اجازت دے رکھی تھی یعنی ایک اوپر کا لباس اور دوسرا جسم کے نچلے حصّے کا لباس استعمال کریں۔

شری پارش ناتھ نے اپنے پیروکاروں پر چار پابندیاں لگائی تھیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ کسی بھی جاندار کی جان نہ لیں۔

2۔ ہمیشہ سچ کا پالن کریں۔

3۔ چوری نہ کریں۔

4۔ کوئی جائیداد نہ بنائیں۔

5۔ عفت اور پاکیزگی اختیار کریں۔ (مہاویر نے ان پر پانچویں پابندی کا اضافہ کر دیا)

جین مت کا ارتقا:

جین مت کے ظہور اور اس کی پذیرائی کا عہد بھی وہی ہے جو بدھ مت کا زمانہ تھا۔ جینی فکر و فلسفہ بھی بدھ مت کے افکار سے زبردست مماثلت رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود جین مت کو قدیم ہندوستان کے علاقوں میں وہ پذیرائی اور فکری تقویت حاصل نہ ہو سکی جو بدھ مت کو نصیب ہوئی۔ اس سلسلے میں صرف پروفیسر ہیرالال یہ دعویٰ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ سکندر اعظم کے حملے تک یعنی 327 قبل مسیح تا 320 قبل مسیح (BCE) میں جین مت دریائے سندھ کے کناروں تک پذیرائی حاصل کر چکا تھا۔

سرزمین ہندوستان تین ہزار قبل مسیح (BC) میں نئی سماجی تحریکوں اور نئے مذاہب کی آماجگاہ بن چکی تھی۔ بدھ مت کی مذہبی کتابوں سے واضح ہوتا ہے کہ مہاتما بدھ کے عہد میں تقریباً تریسٹھ مکاتب فکر پائے جاتے تھے جو تمام برہمن نقطہ نظر کے مخالف تھے۔ جین مت کی کتب میں بھی اس طرح کے حوالے ملتے ہیں جن سے غیر برہمن نقطہ نظر کی کثیر تعداد میں موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ برہمن کے فکر و فلسفہ کے خلاف باغیانہ افکار بدھ مت اور جین مت کے ظہور سے بھی قبل پائے جاتے تھے۔

جین مت کی ترویج وترقی:

جین مت کے اصول وضوابط بدھ مت کی طرح نہ تو آسان تھے اور نہ ہی زود فہم تھے یہی وجہ تھی کہ جین مت کی ترویج وترقی برصغیر میں اس پیمانے پر نہ ہوسکی جس طرح بدھ مت کی ہوئی تھی۔ اس مذہب کے بہت سے ایسے اُصول بھی تھے کہ جن پر عمل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا اور یہی بنیادی وجہ تھی کہ یہ مذہب بدھ مت کے مقابلے میں زیادہ مقبولیت حاصل نہ کرسکا اور اسے زیادہ تر تاجروں اور امراء قسم کے لوگوں نے ہی پذیرائی بخشی۔ اگرچہ کچھ راجاؤں نے بھی اسے سرپرستی بخشی۔ جس طرح چندر گپت موریا، نندا اور ناگ خاندان کے حکمرانوں نے اسے قبول کیا اور اس کی ترویج میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ کشان کے عہد میں بھی متھرا میں یہ کافی مقبول ہوا۔ ہرش وردھن کے عہد میں مشرقی ہند اور جنوبی ہند میں کافی پذیرائی ملی۔ چلوکیہ، ہوسیالہ اور راشٹر کوٹہ خاندانوں کی بھی اس کو سرپرستی حاصل رہی۔ ایک اندازہ کے مطابق جین مت کے ماننے والے آج بھی برصغیر بالخصوص ہندوستان کے علاقے راجپوتانہ، بمبئی اور شمال مغربی ہند میں بکثرت پائے جاتے ہیں تاہم یہ مذہب برصغیر سے باہر وہ پذیرائی حاصل نہ کرسکا جو کہ بدھ مت کو نصیب ہوئی۔

ترتھانکر کا تعارف:

ترتھانکر (Tirthankara) کی تصاویر کو ذاتی دیوتاؤں کے طور پر نہیں پوجا جاتا جو برکت دینے یا انسانی واقعات میں مداخلت کرنے کے قابل ہوں۔ بلکہ جین مت اس امید کے ساتھ عظیم ہستیوں کے نمائندے کے طور پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ وہ ترک کرنے کے احساس اور اعلیٰ ترین خوبیوں سے معمور ہو جائیں اور اس طرح ان کی آخری آزادی کے راستے میں حوصلہ افزائی کی جائے۔

جین مت میں ترتھینکروں (Tirthankaras) کو جینا یا تمام جبلتوں کا فاتح کہا جاتا ہے، چوبیس (24) ترتھانکرا ہیں۔ اصطلاح ''ترتھانکر'' تیرتھا اور ''سمسارا'' کا مجموعہ ہے۔ ''تیرتھا'' ایک زیارت گاہ ہے اور ''سمسارا'' دنیاوی زندگی ہے۔ جس نے سمسارا پر فتح حاصل کی ہے اور ''کیول جنانا'' کو حاصل کرنے کے لیے نفس کی اصل فطرت کو سمجھا ہے وہ ترتھانکر (Tirthankara) ہے۔

ترتھانکر جین دھرم کے نجات دہندہ اور روحانی استاد ہیں۔ سنسکرت میں 'ترتھانکر' کا مطلب ہے "Ford-maker" اور اسے "جینا فاتح" (Jina Victor) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ جینی صحیفے کے مطابق ترتھانکر ایک نادر فرد ہے جس نے سمسار، موت اور پنر جنم کے چکر کو اپنے طور پر فتح کیا ہے، اور دوسروں کے لیے پیروی کرنے کا راستہ بنایا ہے۔

ترتھینکروں (Tirthankaras) کے بارے میں چند نکات درج ذیل ہیں:

1۔ جین مت میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہر کائناتی دور (Cosmic Period) میں چوبیس (24) ترتھینکرز (Tirthankaras) پیدا ہوتے ہیں۔

2۔ فن میں ترتھینکروں (Tirthankaras) کو کیوتسرگ پوز (جسم کو برخاست کرنا) میں دکھایا گیا ہے۔

3۔ آرٹ میں ترتھانکر (Tirthankara) کی تصویر کشی کرنے کے لیے دوسرا مشہور پوز ایک ثالثی کا پوز ہے جہاں وہ شیر کے تخت پر ٹانگیں پھیلائے بیٹھا ہے۔

4۔ چوبیس (24) ترتھینکروں (Tirthankaras) کو علامتی رنگوں یا نشانات سے ایک دوسرے سے ممتاز کیا جاتا ہے۔

5۔ چوبیس (24) ترتھینکروں (Tirthankaras) کے نام ان خوابوں سے متاثر ہیں جو ان کی متعلقہ ماؤں نے ان کی پیدائش سے پہلے دیکھے تھے، یا ان کی پیدائش سے متعلقہ حالات سے متاثر ہو کر رکھے گئے۔

6۔ کلپا شاستر (Kalpasutra) جینیوں کی ایک مذہبی تحریر ہے جس میں 24 ترتھینکروں (Tirthankaras) کی سوانح حیات کا تذکرہ ہے (یہ بظاہر مہاویر کے نروان کے ہزار سال بعد دگامیر فرقے کے جین مُنی بھدرابا ہو (Bhadrabahu) نے مرتب کیا ہے)۔

7۔ کلپا شاستر (Kalpasutra) میں پہلے ترتھانکر (Tirthankara) رشبھا (Rishabha) کا ذکر ملتا ہے۔

جین مت کے 24 ترتھینکروں کے نام ان کی علامتوں، نشانوں اور رنگوں کے ساتھ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	ترتھانکر کا نام	ماتا رانی / پِتا جی	علامت / نشان	جائے پیدائش
1-	شری رِشودی	مرودیوی، نابھی رائے	بیل	ایودھیا
2-	شری اجیت ناتھ	وِجے۔ جتشترو	ہاتھی	ایودھیا
3-	شری شمبھوناتھ	سینا۔ جِتا	گھوڑا	شاوستی
4-	شری ابھینندن	سِدھارتھا، سنبر	بندر	ایودھیا
5-	شری سُ متی ناتھ	سُمنگلا۔ میگھرتھ	کرونچ	ایودھیا
6-	شری پدم پُربھ	سُمترا، سری دھر	کمل	کوشنبی
7-	شری سُ پارشو	پرِتھوی، پرتِشٹھ	سواستِک	بارانس
8-	شری چندر پربھ	لکشمنا، مہاسین	چاند	چندن پوری
9-	شری سُ ودھی ناتھ	رامادیوی، سُگریو	مست	کانکدی
10-	شری شیتل ناتھ	نندادیوی، شری وتس	دریڑرتھ	بھدل پور
11-	شری آنش ناتھ	وَشنودیوی، وِشنو	گینڈا	سِنگھ پورہ
12-	شری واسُپو جے	جئے، واسوپوج	بھینس	چنپا پوری
13-	شری وِل ناتھ	سیاما، کرت ورما	سُور	چنپہ کپل پورہ
14-	شری اننت ناتھ	سُ یبتا، سِنگھ سُ ین	سِکر	ایودھیا
15-	شری دھرم ناتھ	سُدرتا، بھان	وجر	رتن پوری
16-	شری شانتی ناتھ	اچرا، وِشوسین	مرگ	ہستنا پور

نمبر شمار	ترتھانکرا کا نام	ماتا رانی / پِتاجی	علامت/نشان	جائے پیدائش
17-	شری کُنتھ ناتھ	شِری، سُک	بکرا	ہستناپور
18-	شری ارہ ناتھ	دیوی، سُدرشنا	نندآورت	ہستناپور
19-	شری مَلّی ناتھ	پربھاوتی، کُنبھ	گھوڑا	مِتھلا
20-	شری مُنی سورت	پدما، سُمِتر	کچھوا	راج گرِہ
21-	شری نِم ناتھ	وِپرا، وِجے	نیل کمل	مِتھلا
22-	شری نیم ناتھ	شِوا، سمُندر وجے	سنکھ	شوریاپور
23-	شری پارش ناتھ	واما، اشوسین	سانپ	وارانسی
24-	شری مہاویر	ترشیلا، سدھارت	شیر	کھشتری کُنڈ

جین مت کے سب سے نمایاں ترتھینکروں کے بارے میں چند حقائق:

1۔ شری رِشودی:

یہ وادی سندھ کی تہذیب سے پہلے موجود تھے۔ بھگوت پران میں انہیں بھگوان وشنو کا اوتار کہا گیا ہے۔ ویدوں میں بھی شری رِشودی کے نام کا ذکر ہے۔ اس کے کئی بیٹے تھے جن میں بھرت (Bharata) اور باہو بلی (Bahubali) زیادہ مشہور ہیں۔ جین مت کے رسم الخط کا نام ''براہمی (Brahmi)'' ان کی بیٹی کے نام کی مناسبت سے ہے۔

2۔ شری مَلّی ناتھ:

شری مَلّی ناتھ انیسویں (19) ترتھانکر (Tirthankara) تھے۔ مالی ایک عورت تھی تاہم کچھ دگمبر فرقے کے جینیوں کا خیال ہے کہ وہ ایک مرد کے طور پر دوبارہ پیدا ہوئی تھیں اور پھر ترتھانکر (Tirthankara) بنے تھے۔

3۔ شری نیم ناتھ:

وہ بائیسویں (22) ترتھانکر (Tirthankara) تھے۔ اسے بھگوان کرشنا (ایک ہندو دیوتا) کا رشتہ دار بتایا جاتا ہے۔ مصوری میں اسے سیاہ رنگت سے آراستہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

4۔ شری پارش ناتھ:

شری پارش ناتھ تیئسویں(23) ترتھانکر(Tirthankara) تھے۔ وہ وردھمن مہاویر سے دوصدیاں پہلے موجود تھے۔ وہ 817 قبل مسیح (BCE) میں بنارس (ایک شہر کا نام) میں پیدا ہوئے تھے۔ اس نے جین مت کا پرچار کیا جسے بعد میں مہاویر نے زندہ کیا۔ اس نے جھارکھنڈ میں کوہ سمیتا (پارسناتھ) پر کیوِلیہ (Kaivalya) کو حاصل کیا۔ کرناٹک کے نواگرہ جین مندر میں شری پارش ناتھ کی سب سے اونچی مورتی ہے۔

سویتامبرفرقہ (Svetambara)(جین مت کا سفید پوش فرقہ) کے مطابق شری پارش ناتھ نے چار پابندیوں کی بنیاد رکھی:

i۔ اہنسا ii۔ ستیہ iii۔ استیہ iv۔ اپری گرہ v۔ برہم اچاریہ (جسے مہاویر نے شامل کیا تھا۔)

5۔ شری مہاویر:

وہ جین مذہب کے چوبیسویں (24) ترتھانکر (Tirthankara) تھے۔ وہ سدھارتھ اور ترشلا کے بیٹے تھے۔ وہ بہار میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ گوتم بدھ کے ہم عصر تھے۔ تیس سال کی عمر میں اس نے اپنا دنیاوی مال چھوڑ دیا اور کیوالا گنان کی طرف زاہدانہ زندگی کی تلاش کی۔ اس نے سل کے درخت (Sal Tree) کے نیچے کیوِلیہ (Kaivalya) کو حاصل کیا۔ اس نے پاواپوری بہار میں نروان (Nirvana) حاصل کیا۔

جین مت کا ادب اور فنِ تعمیر

جین مت کو برصغیر میں وہ ترقی وترویج حاصل نہ ہوسکی جو کہ بدھ مت کے حصے میں آئی لیکن جینیوں نے ادب اور فنِ تعمیر میں کافی ترقی کی۔ ان کا تمام مذہبی ادب پراکرت زبان میں قلمبند کیا گیا ہے جو انتہائی وسیع ودقیق ہے۔ جینیوں کی بعض مذہبی کتب تو انتہائی قدیم ہیں جو آج بھی جنوبی ہند کے قدیم ادب میں جین مذہب کی عکاسی کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ جین مت کے صحیفوں کے مطابق جین مت کے فلسفے کو آخری ترتھینکروں (Tirthankaras) یعنی وردھان مہاویر نے رسمی شکل دی تھی بعد میں جین مت کے فلسفے کو ان کے شاگردوں نے آگے بڑھایا جنھیں ''گنادھر'' کہا جاتا ہے۔ گنادھروں اور آچاریوں کے کردار کو اس حقیقت سے سمجھا جاسکتا ہے کہ جین کے تمام صحیفے گنادھر اور آچاریوں کے ذریعہ نہ کہ ترتھینکروں (Tirthankaras) کے ذریعے بنائے گئے ہیں۔

جین مت کی فنی ترقی اس کے فن تعمیر کی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس کے فن تعمیر کے خوبصورت نمونے چتوڑ میں واقع فتح کا مینار اور ایک ستر(70)فٹ لمبا مجسمہ جو گرینائٹ کے ایک بڑے پتھر سے تراش کر بنایا گیا ہے اور ایک پہاڑی کی چوٹی پر نصب کیا گیا ہے اسے جین فن تعمیر کا بہترین شاہکار کہا جا سکتا ہے۔

جین مت میں ہر قسم کی آرائش و زیبائش اور زیورات کے استعمال کی بھی ممانعت ہے۔جینی نظریے کے مطابق تمام پابندیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے صحیح علم،عقیدہ اور درست کردار اپنانے پر بڑا زور دیا گیا ہے۔جینیوں کے نزدیک یہی وہ تین خوبیاں ہیں جن کے ذریعے انسانی روح آواگون یعنی تناسخ کے بکھیڑوں سے نکل سکتی ہے اور انسان نجات حاصل کر سکتا ہے اسے جینی عقیدہ کی آخری منزل قرار دیا گیا ہے۔جین مت میں اہم حصہ یعنی عدم جارحیت یا عدم تشدد پر بڑا زور دیا گیا ہے یہاں تک کہ درختوں،دھات اور پانی کو بھی نقصان نہ پہنچانے کی سخت تلقین کی گئی ہے۔

جین مت کی تقسیم:

جین مت بھی بدھ مت کی طرح دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔

1۔ دگمبر فرقہ:(Digambara)(مادرزات برہنہ)

2۔ سویتامبر فرقہ: (Svetambara)(سفید پوش)

دگمبر فرقے کے لوگ ننگے ہی رہتے تھے جبکہ سویتامبر فرقے کے پیروکار خوش لباس اور دنیاوی آسائشوں سے بھرپور مستفید ہوتے تھے۔اس مذہب کے دو فرقوں میں بٹ جانے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ چوتھی صدی قبل مسیح میں جب بھارت کا شمالی علاقہ خوفناک قحط کا شکار ہوا تو جین مت کے بکثرت پیروکار یہ علاقہ چھوڑ کر اس دور کے مشہور راہب بھدرا باہو(Bhadrabahu)کی قیادت میں دکن کی طرف چلے گئے تھے۔وہاں انہوں نے میسور اور اس کے گردونواح میں سکونت اختیار کر لی تھی۔مگر جو لوگ ہجرت کے لیے آمادہ نہ ہوتے تھے وہ پاٹلی پترا(Patliputra)میں ہی رہے۔ان لوگوں نے اپنی مقدس مذہبی کتب اور عقائد پر نظر ثانی کرنے کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل دی تھی اور اسی کے نتیجے میں جین مذہبی کتابیں(انگا)ضبط تحریر میں آئیں اور جب بھدرا باہو(Bhadrabahu)کے ماننے والے واپس پاٹلی پترا(Patliputra)لوٹے تو انہوں نے ''انگا'' کو مذہبی حیثیت دینے سے انکار کر دیا اور انہیں تقدّس کا وہ درجہ نہ دیا جو کہ پاٹلی پترا کے لوگ چاہتے تھے.اس طرح یہ اختلاف جین مت کے ماننے والوں میں دو فرقوں کا باعث بن گیا اور یہیں سے جین مت کا زوال شروع ہو گیا۔

مہاویر کے اس دنیا سے سدھارنے کے بعد اس کے گیارہ شاگردوں اور جانشینوں نے جین مت کی تبلیغ جاری رکھی اور آنے والی صدیوں میں اسے کئی حکمرانوں کی سرپرستی بھی مل گئی جس سے جین مت پورے ہندوستان میں پھیل گیا۔مہاویر کے بعد اُن کے آٹھویں جانشین بھدرا باہو کا نام اور کام جین مت کی اشاعت میں اہم ہے۔انھوں نے نیپال کا تبلیغی دورہ کیا اور جب شمال مغربی ہند میں قحط پڑا تو وہ

بارہ ہزار سادھو لے کر جنوبی ہند چلے گئے ۔ جہاں ریاست میسور میں جین مت کا جنوبی مرکز قائم کیا۔ دوسری صدی قبل مسیح میں اڑیسہ کے حکمران راجا کھارویل نے اور بعد میں اشوک کے پوتے راجا سمپراتی نے جین مت قبول کیا،تو سرکاری سرپرستی میں جین مت پھیلتا چلا گیا۔ اسی طرح شمال مغربی ہند میں شاک حکومت قائم ہوئی تو جین مت کو شاک راجاؤں کی سرپرستی بھی حاصل ہوگئی۔ گُپت راجاؤں کے عہد میں بھی جین مت کے پھیلاؤ میں سہولتیں میسر آئیں۔

بیسویں صدی کے آتے آتے جین مت نے کئی اتار چڑھاؤ دیکھے۔ اب انھوں نے سماجی خدمات شروع کیں۔ غریبوں اور بیواؤں کی مدد کی ، بوڑھوں اور جانوروں کے لیے پناہ گاہیں بنائیں۔ جین مت چونکہ عدم تشدد کا پرچارک کرتا ہے اس لیے انھوں نے کاشتکاری اور فوجی خدمات چھوڑ کر تجارت کو پیشہ بنایا اور خاصے خوش حال ہوئے۔ ہندوستان سے 1960ء میں کچھ لوگ تجارتی سلسلے میں نائیجیریا اور یوگنڈا جابسے۔ جب وہاں سیاسی حالات بگڑے،تو انھوں نے مغربی ممالک کا رُخ کیا۔ اب یہ لوگ برطانیہ، امریکا اور کنیڈا میں آباد ہیں۔

☆☆☆☆

مشق

(الف) مفصل جوابات لکھیں۔

1۔ جین مت کا تعارف اور مختصر تاریخ بیان کریں؟

2۔ جین مت کی ترویج وترقی پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں۔

3۔ جین مت کے چند نمایاں ترتھینکرز (Tirthankaras) کے بارے میں تفصیلاً بیان کریں؟

4۔ جین مت کے ادب وفن کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1۔ ترتھانکر (Tirthankara) کے لفظی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

2۔ دنیا میں جین مت کے ماننے والوں کی تعداد کتنی ہے؟

3۔ جین مت کے آخری ترتھانکر (Tirthankara) کون تھے؟

4۔ جین مت کے تیئسویں ترتھانکر (Tirthankara) کون تھے؟

5۔ جین مت اور ہندومت میں کون سی بات مشترک ہے؟

6۔ جین مت کے دوفرقوں کے نام لکھیں۔

7۔ کوئی سے پانچ ترتھینکرز (Tirthankaras) کے ناموں کا مطلب، نشان اور ان کے متعلقہ رنگ بتائیں۔

8۔ ترتھانکر (Tirthankara) شری پارش ناتھ کی تعلیمات کیا ہیں۔

9۔ دنیا کے کن کن ممالک میں جین مت کے ماننے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1۔ ہندودھرم، بدھ مت اور جین مت میں مشترک ہیں۔

(ا) عقائد (ب) رسوم (ج) ثقافتی اور لسانی رشتے (د) ا، ب، ج

2۔ جین مت میں ....کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

(ا) ترتھانکر (ب) رسوم (ج) عقائد (د) ا، ب، ج

3۔ جین مت کے دوفرقے .... ہیں۔

(ا) اہنساوستیہ (ب) دگمبر وسویتامبر (ج) استیہ واپری گرہ (د) ا، ب، ج

4۔ مہاویر نے جین مت.................. ۔

(ا) کی اصلاح کی (ب) اسے منظم کیا (ج) اس کی اشاعت کی (د) ا، ب، ج

5۔ جین مت کے کس فرقے کے پیروکار دنیاوی آسائشیں اختیار کرتے ہیں۔

(ا) دگمبر فرقہ (ب) سویتامبر فرقہ (ج) اپری گرہ فرقہ (د) ا،ب،ج

6۔ مہاویر کے نام کا مطلب ہے۔

(ا) شیر (ب) عظیم ہیرو (ج) پہلوان (د) اژدھا

(د) صحیح جملے کے سامنے ''ص'' اور غلط کے سامنے ''غ'' لگائیے۔

1۔ جین مت کے ماننے والے اپنے مذہب کو لازوال سمجھتے ہیں۔

2۔ دگا میر کے اثر و رسوخ سے کرناٹک میں جین مت کو تقویت ملی۔

3۔ شری پارش ناتھ چوبیسویں ترتھانکر (Tirthankara) تھے۔

4۔ 1980 میں جین مت دو فرقوں میں بٹ گیا۔

5۔ جین مت کے ماننے والے زیادہ تر افریقہ میں رہتے ہیں۔

(و) کالم (الف) اور کالم (ب) کو ملا کر کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
1۔ جین مت میں ترتھینکرز ہیں۔	شری رِشودی	
2۔ جین مت کی مذہبی کتاب۔	چوبیس	
3۔ جین مت میں پہلے ترتھانکر۔	کلپا شاستر	
4۔ جین مت میں پیروکاروں پر پابندی لگائی۔	مہاویر	
5۔ جین مت میں آخری ترتھانکر۔	شری پارش ناتھ	
6۔ جین مت میں تیئیس ویں ترتھانکر۔	پانچ	
	نیمی ناتھ	

(ہ) طلبہ کے لیے سرگرمیاں:

1۔ انٹرنیٹ سے جین مت کے مقدس مقامات کی تصاویر حاصل کر کے البم بنائیں۔

(ز) اساتذہ کے لیے ہدایات:

1۔ طلبہ کو جین مت کے مراکز اور سادھوؤں کے بارے میں مزید معلومات دیں۔

2۔ سبق میں دیے گئے ترتھینکرز کے علاوہ طلبہ کو باقی ترتھینکرز کے حالاتِ زندگی سے آگاہ کریں۔

☆☆☆☆